رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ REGISTERD NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن ہر ایک کے سائنسداں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال ہی ڈالی جس سے بانی پر بڑھے ہوئے اعضا کو حرکت دیتے ہیں [illegible] شکایت اور کبھی کبھی بیماریوں کا خدشہ ہے کہ اعضا کس طریقہ پر حرکت دینی چاہیے۔ اسکے واسطے کتاب ہی ہے جو بیس تصویریں دی ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھلانے کی ضرورت نہیں [illegible] ورزش کرنے وغیرہ کا مرتب [illegible] ضعیفی کی تدابیر دوسرے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہو [illegible] اس کتاب کی صفات کو دیکھتے ہوئے بھی ہم نے [illegible] اسکی قیمت صرف [illegible]

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

آپ بالکل غلطی پر ہیں

کہ تمام اشتہاری ادویہ بیفائدہ ہیں اگر آپ ایک دفعہ [illegible] تو معلوم کر لیں گے کہ [illegible] خون و منی کی خرابی [illegible] طاقت و توانائی [illegible] قیمت فی ڈبیہ [illegible] گولیاں صرف ایک روپیہ [illegible]

وید شاستری پنڈت شنکر گووند جی بیاس نگر کا ٹھیاواڑ

[illegible]

شاعری جز و بیست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور [illegible] رشید مرحوم کے حالات زندگی [illegible] حضرت رشید [illegible] مرثیہ رباعی و قصیدہ و غزلیں و سلام وغیرہ [illegible] اردو کے [illegible]

قیمت [illegible] علاوہ محصول

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نوجوانو

[illegible] قوت باہ [illegible] ہم آپ کے لیے رسالہ قوت باہ [illegible] پیش کرتے ہیں [illegible] عورت و مرد کی [illegible] صحت [illegible] اولاد [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول

ملنے کا پتہ:۔ منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ

معزز خریداران و رئیس

[illegible]

م- [illegible]

خ- [illegible]

م- جناب [illegible]

خ- [illegible]

سید ارتضٰی خاں تاجر تنباکو لکھنؤ

م- سنار کا پتہ سرتی لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت

افسوس ہے کہ [illegible] شباب [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ منیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

لکھنؤ کے نادر اشیاء

پرانی اصلی چینی کے برتن، شال، قلمی خوشخط قدیم کتابیں اور دیگر نادر اشیاء جنپر کبھی لکھنؤ کے امرا کو فخر و ناز تھا ہمارے ذریعہ سے بکفایت و صدق معاملہ مل سکتے ہیں۔ ان اشیاء کے علاوہ لکھنؤ کی تمام مشہور چیزیں مثلاً چکن، عطر، ادویہ مرکبہ۔ تنباکو خوردنی، زردہ، ریشمی سوتی۔ تمام مشہور مصنفین کی کتابیں آرڈر آنے پر روانہ کی جاتی ہیں۔ فہرست مفت روانہ ہوگی

المشتہر

ینگ مین جنرل ایجنسی وکٹوریا اسٹریٹ دلدار منزل لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۲۱

مضامین غیر

پنجشنبہ ۳ جون سنہ ۱۹۲۶ء

فیشن ایبل موت

پوچھا کوئی حد بھی ہے فیشن کی آخر لے حضور
بولے اسکی انتہا کا صاف مطلب نوٹ ہے
چھوڑ جاؤ لکھ کے کچھ مر جاؤ گولی مار کر
خاتمہ فیشن کا بس اک فیشن ایبل موت ہے

نیازمند سید اسحٰق خاں صاحب
پنشنر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس و زمیندار
قصبہ سہاگ پور۔ سی۔ پی۔

اپنی اپنی سمجھ

پنچ میاں سب کا ناک میں دم کیے ہیں کسی کو بولنے لکھنے نہیں دیتے مگر کوئی انکے جی سے تو پوچھے کہ ان کو کاہے کی فکر ہے۔ وہ بیچارے خود پریشان ہیں کہ جس کو دیکھو وہی ان سے ملی ہے۔ خوش قسمتی یہی ہے کہ انھیں کورٹ میں سے چھٹی مل جاتی۔

بابا امام صاحب بڑے ہوشیار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جہاں کوئی جائے وہاں کی جو مشہور چیز ہو خرید لے تاکہ یاد رہے کہ فلاں چیز آئی ہے۔ مگر ہمارے دماغ کی یہ رائے ہے کہ جہاں کی جو چیز ہو اسکو بنانا سیکھ لے تاکہ گھر لادنا بھی نہ پڑے اور غیر کی محتاجی بھی نہ رہے۔

فقیر نے دادا کے جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ وہ سمجھ خفا ہوئے کہ نہیں کسی نے نہیں بچایا مگر وہ بھول گئے کہ فقیر نے انھیں جیب سے پیسہ نکال کے دینے کی زحمت سے بچا لیا۔ کیا یہ مہربانی کم ہے؟

ہملٹ کا کھیل ایک مشہور کمپنی کھیل رہی تھی جس وقت کہ ہملٹ اپنی پریشانی پر غور کر رہا تھا اور تمام تھیٹر ہال میں ایک سناٹا تھا ایک صاحب اطمینان سے اٹھے اور اپنی کرسی پر کھڑے ہو کر بہت زور سے چلائے "چلا جوتا۔ چلا جوتا" پھر اپنی جگہ پر چپکے سے بیٹھ رہے۔ لوگ گھبرا گئے پولیس دوڑی مگر جب یہ معلوم ہوا کہ کچھ بھی بات نہ تھی تو جن صاحب نے شور کیا تھا انھوں نے فرمایا کہ غضب کا سناٹا تھا۔ اگر میں یہ ترکیب نہ کرتا تو شاید تماشائیوں کے دل کی حرکت موقوف ہو جاتی۔

لارڈ ارون کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا قد بہت لمبا ہے۔ اب سب سرکاری آدمی خوش ہیں کہ بڑی لمبی لمبی تقریریں سننے کو ملیں گی۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا کبھی ان باتوں کی ہمارے یہاں کمی تھی؟ اور پھر لکھنؤ میں؟

سفر میں ہوشیاری کی بہت ضرورت رہتی ہے۔ مگر بہت کم ایسے آدمی ہونگے جو کافی طور سے اسکی فکر کرتے ہوں۔ یہ میرا دیکھا ہوا ہے کہ ایک صاحب ہر اسٹیشن پر گارڈ صاحب کو سلام کر لیتے تھے۔ پوچھنے پر جواب دیا کہ گارڈ صاحب گاڑی کے مالک ہیں۔ سلام کرنے سے اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ گاڑی تو کم سے کم نہ لڑائیں گے "گاڑی تو نہیں لڑی مگر وہ بیچارے پانچ چھ اسٹیشن کے بعد اتار دیے گئے شاید انھیں یہ آج تک نہیں معلوم ہوا کہ کس وجہ سے وہ اتار دیے گئے۔

: بچن :

موتیا بند

لیے

تبصرۂ شعر الہند

نمبر ۳

تتمہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۶ء

چو بخشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

ایک نیا عنوان تحقیق صاحب شعر الہند نے اختیار فرمایا ہے "اگر محقق کا یہ کام ہے کہ چھانتے چھانتے چھلنی ہاتھ سے پھینک کے کہنے لگے: سب کرکرا ہے پہلے بھی کرکرا تھا اور ہمیشہ کرکرا رہے گا" تو بیشک مصنف صاحب نے بخوبی حق تحقیق ادا کر دیا ہم مان گئے اور دنیا مان گئی۔ لیجئے حضرت مصنف مثل دوسرے صاحبان تذکرہ کے اردو کی ایجاد اور شعر کی بنیاد میں وقت کی تعیین نہ کر سکے اور آخر ہاری مان کے اردو کی ترقی کے عہد پر اتر آئے یہ تمام باتیں پیش از پا افتادہ ہیں۔ ان میں کوئی جدت نہیں۔ اردو کے متعلق مضمون لکھنے والے کا فرض ہے کہ پہلے برج بھاکھا میں مہارت پیدا کرے کیونکہ غیر زبانوں کے الفاظ مختلف اوقات میں اسی زبان کے ساتھ منضم ہوئے اور یہی زبان اردو کی ماں ہے۔ چنانچہ میاں تان سین جو شاہنشاہ اکبر کے درباری گویے تھے ان کے دھرپد قابل غور ہیں اور ان سے قبل سلاطین خلجیہ کے عہد میں امیر خسرو کے دوہے جن میں عربی فارسی اور ترکی الفاظ جا بجا بھاکھا میں نظر آتے ہیں۔

مصنف صاحب نے جو کچھ عرش کے تارے توڑے ہیں وہ صرف اتنے ہی ہیں کہ مختلف محققین کے خیالات ادھر ادھر سے جمع کیے ایک کو اپنے قیاس سے ضعیف قرار دیا اور دوسرے کو اختیار کر لیا نہ [illegible] کی کوئی وجہ تھی نہ اختیار کی کوئی علت۔ ناواقف آدمی دیکھے تو سمجھے کہ اللہ رے وسعت نظر۔ برج بھاکھا تمام ہند کی زبان نہ تھی۔ دکنی بھاکھا اور برج بھاکھا میں اتنا ہی فرق تھا جتنا دکنی و لکھنؤ کی اردو اور دیگر مقامات کی اردو میں۔ یہی وجہ ہے کہ دکنی اردو کے اشعار میں جو کہ زمانۂ ولی دکنی تصنیف ہوئے اور ان اردو اشعار میں جو زمانۂ اکبر تصنیف ہوئے بہت فرق نظر آتا ہے۔ املا و حروف، صلات و محاورات بالکل مختلف ہیں۔ اردو زبان کے رواج دینے والے ہرگز ایرانی شعرا نہ تھے جیسے کلیم و عرفی۔ اگر اردو میں استعمال کیے تو اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ ان اشعار کی فارسی میں

معلوم ہوتی تھی اُنکے دکھن میں یہ چیزیں نہ تھیں مثلاً گوسل اور چپا وغیرہ۔ بعض الفاظ انھوں نے تلفظاً بھی استعمال کیے ہیں۔ یا یہ خیال کرنا کہ آغا اُردو جانتا۔ مرغی کی ترکی (جوزہ) کا بچی آغا خوب بچانتا۔ لہٰذا عربی وغیرہم کا ذکر اس محل پر تضییع اوقات ہے۔ بھنج بھاکھا میں ترکی فارسی و عربی الفاظ کا حصّہ اور تھے ہے۔ فارسی کلام میں دو چار اُردو یا ہندی لفظوں کا آجانا شے دیگر ہے۔ مولانا جامی کے کلام میں اودھی زبان کے ذکر سے ہم کوئی فائدہ اُٹھا نہیں سکتے مگر اتنا ضرور کہ ہندی کہاں شہر جام کے کلام و زبان تک پہنچ گیا۔

اگر کمال تحقیق دکھانا تھا تو دکنی زبان اور فارسی عربی ترکی سے مرکب ہو کے جو اُردو بنی تھی اُسکا فرق بھنج بھاکھا سے ترکیب پائی ہوئی اُردو کے ساتھ دکھانا ہوتا پھر چند دکنی الفاظ کو بھنج بھاکھا نے قبول نہیں کیا اُنکی مطول و مختصر فہرست پیش کی ہوتی۔ مگر اس کام کے لیے تو لیاقت اور محنت کی ضرورت ہے۔ لیاقت اور استعداد سے تمام شد جلسہ خالی ہے اور محنت بغیر لیاقت کے بیکار۔ ایسی حالت میں بجز اسکے کیا ہو سکتا تھا کہ اُن مصنفین کے در کی گدائی کی جائے جو بھنج کی زبان سے واقف تھے۔ اس زمانے کی دکنی بولی سے۔ دکن کی اُردو بول چال میں ابتک کوئی عظیم تغیر نہیں ہوا۔ وہاں اب بھی اس قسم کے شعر کلام ہوتے ہیں ؎

تو تنتی جو ایک دستی ہے
کل کھینچ ایک رانڈ بیٹھے سے

تنتی۔ دستی کھینچ بھنج بھاکھا کے الفاظ نہیں ہیں برخلاف اسکے میاں تان سین کے گیتوں میں نہایت شیرینی سے استعمال ہوئے ہے۔ اگر ان کی زبان میں ذرا سا تغیر کر دیا جائے تو وہ آجکل کی اُردو ہو جاتی ہے۔

"اے ری میرو لال گھر دے ساتوں رو سلونو

میرو جی لال۔

اونچی بیٹھ۔ کون گھر دے دیکھو ری ان جیا دو

میرو جی لال ۔

میرو کی جگہ میرا۔ گھردو کی جگہ گھروہ۔ ساتوں رو سلونو کی جگہ ساتوں سلونا۔ ان جیاوں کی جگہ بس جانے والا آج بھی مستعمل ہے۔

"کنکٹ میوں تمہاری آس دوس جنم جنم کے ہارے دیکھو ہو ساقی حوض کوثر کے۔"

اتنا پر شاد انگت میاں تان سین کا نغمہ بھی موسیٰ اب درست کرو مدد دوسرے

یہ الفاظ آج بھی اُسکی تبدیلی کے ساتھ مستعمل ہیں۔ تو اب یہ اُردو شاعری کے دو مختلف دبستان ہونگے جنمیں ایک کا مقابلہ دوسرے پر قیاس مع الفارق



"شاباش۔ تو بھی اب شاباش جب تک ہم نہ کہیں تم ناک ہی پر رہے"

ہے کیا دکھن کی بولی۔ یہ تعطا کیسا؟ چار دور جو حضرت مصنف نے مقرر فرمائے ہیں یہ دوراصل اُنکی اُردو شناسی عقل کے بھیر ہیں۔ اور ہم اس بحث کی وضاحت آئندہ اچھی طرح کریں گے۔

"اگر زندگی مختصر ہیں

راقم ۔ ۔ ۔ شیخ خیال کمال

—۰:۰—

صرف چند جلدیں اودھ پنچ ۱۹۲۵ء کی برائے فروخت موجود ہیں۔ اُن کے مضامین ظرافت و ہم کے اعتبار سے ملک میں ڈنکا بجا چکے ہیں۔
قیمت فی جلد ۵ روپے ۔ منیجر اودھ پنچ

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

گرو گھیرے گرو کے بوالہوس چیلے

(ایک فرضی مگر قرین قیاس ڈراما)

پہلا سین

گرو:- (دہان لپ) = آہا۔ دوست اسلام جیکی دودی خدا کی بھی دہی جان کی قسم تجھے دیکھ کے دل خوش ہوگیا؟

چیلا نمبرا (مرشد کے سین عزت کی فرشادی):- حضور کی عنایت ہے۔ بھلا حضور خوش ہونگے تو کیا کوئی غیر خوش ہوگا؟

گرو:- نہیں بھی یہ کیا کہتے ہو۔ تمہاری پیشانی پر اقبال کا ستارا یوں چمک رہا ہے جیسے گردوں پر ماہ۔ واللہ بڑے خوش نصیب بڑے قسمت والے؟

گلام فرشاد:- یہ سب حضور کی جوتیوں کا تصدق ہے ورنہ بندہ تو ایک غریب سیاہ زادہ ہے؟

گرو:- ابھی ہماری عنایت کا بار بار کیوں کہتے ہو ہم کو تو خدا نے اپنی مخلوق کی خیرخواہی کے واسطے بنایا ہے۔ ہم بھلائی کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تجھے ہر نیک اور مفید کام کے واسطے ہمیں چن لیا۔ آج خدا کے فضل سے حق طلبوں کے حقوق کی حفاظت ہمارے ذمے ہے۔ مظلوموں کی فریادرسی کے تجھکے دار ہم ہیں غریبوں کی سرگوبی ہمارا فرض ہے۔ ناخوش کوشوں کی خوشحالی ہمارا منصب ہے۔ انصاف و عدل کا اجارہ ہم نے ٹھہرا لیا ہے؟

گلام فرشاد:- خدا ایسے پیروں کو سلامت رکھے؟

گرو:- ارے بھائی یہ بھی تو کہو خدا ایسے مریدوں ایسے وفادار شاگرد و چیلوں کو سلامت رکھے۔ بھائی یہ سمجھو کہ قدردان نہ ہو تو جنس کیسی ہی اعلیٰ ہو بیکار ہے۔ مگر آجکل تمہارا چہرہ کچھ اُترا اُترا سا معلوم ہوتا ہے؟

گلام فرشاد:- جی ہاں ؎

زمانہ بیست کہ سرکس بخود گرفتارست

گرو: یہی تو میں کہتا ہوں۔ پھر میرے قابل کوئی خدمت ہو تو واللہ جان و مال سے حاضر ہوں۔ دیکھیے تکلف کی سند نہیں۔ تکلف میں غیریت کی بو آتی ہے"

گھامڑ شاہ: "تو وہ کوئی نئی فکر نہیں ہے"

گرو: "میں سمجھا میں سمجھا۔ وہی ناشدنی ترکوں والی بات ہوگی۔ ارے دیکھو اسمیں بھی محض خلق اللہ کی بھلائی کی نیت سے میں نے اپنی منگڑی پھنسائی۔ ایک طرف ہندوستانی مسلمانوں کا خیال کہ وہ بھی مجھے اپنا گرو سمجھتے ہیں۔ میں ہوں ہی جگت گرو۔ جو نہیں سمجھتا اسکا گرو بزرو برپا پوش بن جاتا ہوں بھئی یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ ہندوستانی مسلمانوں کا خاص سبب میدان جنگ بنے اور پھر میری ذات سے انھیں کتنی ہی خصوصیت ہو مگر مغائرت مذہب بدگمانی ضرور پیدا کرے گی۔ مجھے ملک بڑھانے کا شوق نہیں بھلا تم ہی خیال کرو اس ڈھنڈھار کف دست میدان ننگے پہاڑی ملک میں دھرا ہی کیا ہے جو کوئی لالچ ہو۔ دوسری طرف یہ بھی خیال ہے کہ دشمن کو آگے بڑھنے سے روکنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسرے مذہبوں کے پابند ہندوستانی رعایا کو زحمت اٹھانی پڑے۔ بس کوئی ایسا شخص ملتا کہ روپیہ لیتا مجھ سے۔ ترکوں کو نکال باہر کرتا یہ ہندوستان کے پڑوس سے دور ہو جاتے تو مجھے چین آتا۔ کہو۔۔ ہے ہمت؟"

گھامڑ شاہ: "جی کیا فرمایا؟ کیا یہ ممکن ہے؟"

گرو: "ہاں یہ جا اعتقادی؟"

گھامڑ شاہ: "ارے توبہ۔ آپ کی نظر کیمیا اثر خاک کو اکسیر قطرے کو دریا کرتی ہے۔ نیاز مند کا خیال بے نفس کی طرف تھا۔ لیجیے یہ خاکسار سراپا بیت ولد بار۔۔۔۔۔۔۔۔"

گرو: "بھائی صاحب اتنا انکسار نہ کیجیے واللہ آپ کو اپنی قدر نہیں ہے اسوقت آپ کا جواب دینے والا کون ہے۔ شرافت کو آپ ہیں۔ آل رسول آپ ہیں۔ بزرگ خاندان آپ ہیں۔ شجاع آپ ہیں۔ کریم آپ ہیں۔ اسوقت ماشاءاللہ رہیں رہتی دنیا تک چاروں بچے آپ کے بقول انھیں کے دسوں انگلیاں دسوں چراغ ہیں۔ اجی آپ کا مخالف اگر آپ کی طرف بہ نگاہ کج دیکھے تو آنکھیں نکال لوں۔ آخر بندہ ہے کس مرض کی دوا۔ آپ سن چکے کہ بندہ کی علت آفرینش محض خلق اللہ کی خیر خواہی ہے۔ ہمت کیجیے۔ میں تو آپ سے کوئی معاوضہ خدمت بھی نہیں لے کرتا۔ اور ملک عرب اگر آپ کے قبضے میں گیا تو کیا اور میرے قبضے میں آیا تو کیا۔ بلکہ بھائی صاحب میں تو ہندی مسلمانوں کی بدگمانی کے باعث ادھر منھ کرکے سونا بھی پسند نہیں کرتا۔ بس میں تو خالی محبت کا بھوکا ہوں آپ کی دعا سے اللہ کا دیا سب کچھ ہے ملک بھی ہے مال بھی ہے فوج بھی ہے اقبال بھی ہے۔ علم بھی ہے صنعت بھی ہے حرفت بھی ہے"

گھامڑ شاہ: "تو کیا پھر میں اٹھوں؟"

گرو: "بسم اللہ بسم اللہ۔ ہاں ایک بات تو سنیے آپ واللہ عجب بے پروا آدمی ہیں"

گھامڑ شاہ: "فرمائیے"

گرو: "ماشاءاللہ صاحبزادے سن تمیز کو پہونچے۔ ان کا آپ کو کچھ خیال نہیں"

گھامڑ شاہ: "اے حضرت میں جو کچھ کماؤں گا سب انھیں کا ہے۔ آخر کچھ قبر میں تو لے نہیں جاؤں گا"

گرو: "پھر بھی

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

اچھا تو بچے میرے حوالے کیجیے میں جانوں اور وہ جانیں"

گھامڑ شاہ: "اے جناب آخر میں بھی تو بوڑھا ہوں اکیلے کیا بناؤں گا"

گرو: "تو ایک صاحبزادہ اپنے پاس رہنے دیجیے۔ اور چھوٹے صاحب کو بھیج دیجیے ولایت وہاں رہ کے آدمی نہیں۔۔ ہے دو صاحبزادے۔ کان لائیے۔ عراق و شام پسند ہے؟"

گھامڑ شاہ: "واہ آپ کے بچے جہاں آپ کی مہر صاحب دودھوں نہائیں پوتوں پھلیں۔ واللہ آپ کا سا خیر خواہ دنیا کے پردے پر چراغ لے کے کوئی ڈھونڈھے تو نہ ملے گا"

پس پردہ دوسرا چیلا کھنکھارتا ہے۔

گامڑ شاہ:۔ ارے یہ کون؟ یہ تو موذی ابن موذی کی آواز ہے۔ کمبخت دم بھر چین نہیں لینے دیتا۔ خدا اسے غارت کرے پشتینی دشمن ہے۔

گرو:۔ گھبراؤ نہیں بڑے میاں۔ اسکی بھی یہ لیاقت ہے کہ تمھارے منھ چڑھے۔ تم اپنا کام کرو۔ ہم سمجھ لینگے۔ (اچھا رخصت)

دوسرا سین

گرو:۔ کہیے حضرت یہ کھانسنے کھنکارنے کے یہاں پر غلغلہ لگانے کے کیا معنے ہیں؟ لاحول ولاقوۃ آپ نہایت بے تمیز آدمی ہیں۔ آپ بہت حد سے بڑھ چلے ہیں۔ ذرا سی آپے میں رہیے گا! ایاز حد خود بشناس آپ نہیں جانتے ہیں

میان عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

واہ رے شرافت۔ پرائے تخلیے میں مخل ہونا شریفوں کا کام ہے؟ پھر تخلیہ بھی کیسا۔ شاہوں اور شہزادوں کا تخلیہ۔

چیلا نمبر ۲ (عیسی) معاف کیجیے حضور آپ کی باتیں سب عاجز نے سنیں۔ میری زندگی میں تو اس خاندان کو اس قبیلے کو چین سے بسر اوقات میسر نہیں ہو سکتی واللہ وہ فساد کروں گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا آپ ناحق گھسٹر پنچ بنتے ہیں آپ کو ہمارے خاندانی جھگڑوں سے کیا واسطہ۔

گرو:۔ بھئی یہ سب ٹھیک ہے مگر تمھاری اور اسکی برابری نہیں ہو سکتی۔ وہ شریف ہیں تم پاجی ہو اور سب باتوں کی ایک بات یہ کہ وہ معتقدین خاص میں سے ہے۔ صاحب اقرب ہے۔ ابھی تم اس مرتبہ پر فائز نہیں ہو۔

عیسی بانکا:۔ یہ آپ نے کیا فرمایا؟ وہ معتقد ہے تو کیا یہ بندہ نا چیز ارادت وعقیدت سے باہر ہے۔ واللہ جہاں آپ کا خون گرے وہاں گھڑوں پسینا گرانے کو موجود ہوں۔ اس عاجز کو جو کچھ دشمنی ہے وہ ان چنتی مسلمانوں سے ہے۔ انکے قبے اور مسجدیں مذہب اسلام کی چھاتی کا دل ہیں کمبخت قبر اور حرم کے پیچھے جھگڑے کا فرمائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ آپ کے اختیار ہے چاہے قبول کیجیے یا نہ کیجیے۔ بندہ ہے آپ کے مصرف کی چیز۔

گرو۔ کیا میرے کام کی چیز؟

عیسی بانکا:۔ جی ہاں آپ کے کام کی۔

گرو:۔ بھلا کس دلیل سے۔

عیسی۔ سنیے حضرت یہ حج و زیارات ہی کی برکت ہے کہ عالم عالم کے مسلمان ایک مرکز پر جمع ہوتے ہیں۔ ان میں اخوت مؤانست۔ بھائی چارے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ بیگانگی دفع ہوتی ہے۔ یہ جتنی مسلمانوں کی جماعت دیکھئے اور قوی دل ہو جاتے ہیں۔ مرکھنے بیل کے پاس بکری باندھ دیجیے تو وہ بھی سینگ مارنے کی مشق کرنے لگتی ہے۔

گرو:۔ اچھا پھر؟

عیسی:۔ واہ آپ جان بوجھ کے انجان بنتے ہیں۔

گرو:۔ ہم سب جانتے ہیں مگر تمھارا امتحان لیتے ہیں کہ تم کیا جانتے ہو۔

عیسی:۔ بہت خوب میں بیان کرتا ہوں۔ آپ ہندوستان کے مالک ہیں یا نہیں؟ جواب دیجیے۔

گرو:۔ ہم تو دنیا بھر کے مالک ہیں۔

عیسی:۔ مسلمان آپ کے چیلے ہیں یا نہیں؟

گرو:۔ اوہ ضرور! برطانیہ اسوقت بہت بڑی اسلامی سلطنت ہے۔ اتنی عظیم تعداد کسی بودہ ترین سلطنت میں مسلمانوں کی نہیں ہے۔

عیسی:۔ تو آپ ضرور واقف ہونگے کہ ہندوستانی مسلمان ایک عالمگیر اتحاد اسلامی کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اسکی بنیاد حج و زیارات کے ذریعے سے بہ نسبت دوسرے ذرائع کے زیادہ مضبوط رکھی گئی ہے۔

گرو:۔ اچھا پھر؟

عیسی:۔ پھر یہ کہ خداوند نعمت اسوقت میں نے ایک خاص ساز و سامان شریعت کے شکنجے میں رکھ کے ان کو بالکل بس میں بول جائیں گے۔ حج کرنے کا خواب بھی دیکھیں تو میرا ذمہ۔ باقی رہیں زیارتیں تو بندہ وہ کھٹکا ہی نہیں رہنے دے گا جس زیارت کی جوں رینگتی ہے۔ مقبرے منہدم قبر ہے غائب کیجئے کہ دیکھو۔ تطہیر کا نیا قانون بھی ایک ہے اس سے کام لیا جائے گا۔

گرو:۔ وہ کیا؟

عیسی:۔ جس جگہ کو لوگ مقدس و مطہر سمجھتے ہوں اسے مزبلہ بنا دو۔ اس ایکٹ کا نام ہمارے یہاں قانون تطہیر ہے۔

گرو:۔ تو کیا اس تدبیر سے مسلمان حج و زیارت ترک کر دیں گے۔

عیسی:۔ ابتداءً تو باز نہیں آئینگے۔ مگر جب ایسی پابندیاں کرنی پڑیں گی جنھیں انھوں نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا اور خلاف ورزی قانون کی سزا بھگتیں گے پھر یا تو پٹے! اٹل خفا ذمت ہاتھ دھو بیٹھے یا ادھر کا رستہ چھوڑ دیں گے۔

گرو:۔ دیکھو جی۔ تمھارا خیال بالکل غلط ہے کہ میں پنچ مسلمان چیلوں کا اتحاد دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے نہیں چاہتا۔ اتحاد و اتفاق عجب نعمت ہے۔ بے ایمان ہے وہ جو اتحاد کا دشمن ہو۔ خبردار کبھی ایسی تاریا تقریر پھر نہ کرنا۔ کوئی سن لے تو مجھے نام رکھے۔ اسکے علاوہ کسی کے مذہبی امور میں دخل دینے سے بشرطیکہ وہ خاص مفاد کے معترضوں میں ہمیشہ دور رہتا ہوں۔ بھائیو مجھ میں ہی تو دل ہو بینے والی خوبی ہے!۔ دیکھو میں تمھیں پھر کہتا ہوں کہ میرے گل مردوست کو اسوقت تک۔ یہ تھیڑو جب تک کہ میرے اور اسکے محبت کا رشتہ قائم ہے۔ بات یہ ہے کہ مجھے دوست کی پاسداری کا مرض ہے کہ دوروں وہ بیوہ آجتک محبت پر قربان کر چکا ہوں۔ وہ بیا پیسا ہاتھ کا میل ہے۔ محبت بڑی چیز ہے۔

عیسی:۔ اچھا۔ اچھا۔ مگر آپ فیاض اور صاحب مروت ہیں تو

گرو:۔ تو۔۔۔ کیا؟

عیسی:۔ یہی کہ مجھے اجازت صبر عنایت ہو۔ اسوقت تک میں خاموش رہوں کا جب تک کہ مروت وہ آپ سے کرتی نہیں۔ ہاں ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ ٹھہرے علم دوست غیب کے ہوئل لندنیانہ متعلق خاص کو اس خاموشی سے محروم نہ رکھیے۔



حکومت:- اے ہے کیا کروں۔ یہ لوگ اُدھر بھڑ کے اپنا ہی نقصان کریں گے۔
مسٹر پنچ:- نقصان تو ضرور ہوگا۔ مگر میرا کہنا مانیے تو ان تصویروں پر موٹا سا پردہ ڈالیے۔ آپ کی بدنامی سے انکی جرأت بڑھتی ہے۔"

گرو: "پھر وہی فانی دولت کا تذکرہ! بھائی میں تو کسی سے انکار نہیں کرتا میری عادت ہی نہیں۔ فرانس سے کب منہ پھرایا۔ روس، بلجیم، روم، امریکا غرض کون ہے جو اس دست کرم سے فیضیاب نہیں ہوا۔"

عیسی: "آمنا وصدقنا۔ میں نے صاف صاف مطلب دل اسوجہ سے عرض کیا کہ آپ بات پوچھتے ہیں بات کی جڑ پوچھتے ہیں۔ شاید کند ذہن ہونے کے باعث آپ نہ سمجھ سکے ہوں آخر مجھے بھی تو کیل کانٹے سے درست رہنا چاہیے۔ کیا معلوم ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ کس وقت آپ کی محبت کا ثبوت دینا پڑے۔ کس وقت عقیدت کا امتحان لیا جائے۔"

گرو: "میں کچھ نہیں جانتا تمہیں روپیہ چاہیے۔ لو اور سمع خراشی نہ کرو۔"

تیسرا سین

گرو: "یا مسعود! جیتے رہو بھتیجے۔ اللہ خوش و آباد رکھے کہو مزاج تو اچھا ہے؟"

چیلا نمبر ۳۔ (گوگھا ولد گھامڑ) "آداب بجا لاتا ہوں چچا۔ کیا عرض کروں بہت پریشان ہوں۔ ایک طرف تو ابا جان کی فکر مارے ڈالتی ہے اُن پر دشمن رات دن پس رہے ہیں۔ دوسری طرف بھائی جان (کلیجہ!) شام میں کچھ سرسبز نہ ہوئے۔ تیسری طرف یہاں کی رعایا ناطقہ تنگ کر رہی ہے۔ مارے ہول کے میرے پیٹ میں سانس نہیں سماتی۔ ادھر بغاوت اُدھر بغاوت۔ عیبی کمبخت حجاز سے ترش نہیں کرتا تو عراق پر چھاپے مارتا ہے۔ عراق کی رعایا محصول نہیں دیتی۔ ابھی تک ترک خاہی کا خواب دیکھ رہی ہے۔ میں تو سمجھتا تھا شاہی آسان ہے۔ مگر اللہ شاہی دے تو خدائی بھی دے۔ خدائی کے بغیر شاہی بالکل بیکار ہے۔"

گرو: "تمہارا بھائی تو حد کا نالائق ہے اُسکے بیچ میں ہم پڑنا نہیں چاہتے۔ اسکا تو کام ہی نہ ہو۔ باقی آل تم سے ہم راضی ہیں۔ میاں سے

ہر عاجز بیچارہ نمی آید بہ پیچ توجہ کن مستی دل عاشقے کند

میں دعا کرتا ہوں۔ خدا نے چاہا تو عیبی او عرض نہ کریگا۔ اے لو یہ پڑھے ہوئے ماش ہیں سرحد پر چھڑکا دو۔ یہ لو چند صدقے کے جانور (ہوائی جہاز) ہیں انکو شکل انکو اپنی باغی رعایا کے سر پر سے اُتار دو۔ ان کی اگیا بیتیا سارا روگ دھوگ دفع کر دے گی۔ بھئی برا نہ مانو تو کہوں۔ تم ہو ابھی بچے زمینداری کے کاموں سے ناواقف۔ تمہاری رعیت ہے جاہل دیوانی وحشی ع

ایک تو نیناں متوارے دوجے انجن سار
اور بادشاہ کو دیت ہے متوارن ہتھیار

متوالے ہوں یا ہمت والے انکے ہاتھ میں ہتھیار دینا اندیشے سے خالی نہیں۔

گوگھا: "دنیا ہنسے گی کہ اچھی قومی سلطنت ہے جو بالکل نقلی ہے۔ وقت پڑے تو........"

گرو: "پڑو اپنی ایسی تیسی میں! ہم نے جو بات قاعدے کی تھی کہہ دی۔ قومی سلطنت قومی سلطنت رٹتے ہو اور سے بھی۔ قوم کمبخت جب تم سے راضی نہیں تو پھر اسکا علاج ہی سوائے تپنچے توپ سے رکھنے کے اور کیا ہے۔ واللہ جو اس جانب کا پاؤں درمیان نہ ہوتا تو ایک دن بھی تمہارا قدم یہاں ٹک نہیں سکتا تھا۔ ناشدنی ترک خلافت چھوڑ چھاڑ کے تتے پر تیتے ہو گئے ہیں سرحد پر دندنا رہے ہیں۔ اگر یہ باغی ان سے مل گئے تو پھر بیڑا غرق ہوگی۔ انسان کو اپنا وقت دیکھنا چاہیے۔"

گوگھا: "واللہ آپ کا قول بالکل باون تولے پاؤ رتی ہے مجھے اس فتنے کا بالکل خیال نہیں تھا۔"

گرو: "تم ڈرو نہیں جبتک اس خیرخواہ کے تن میں روح اور روح کو تم سے لگاؤ ہے اسوقت تک تمہارا بال بیکا نہ ہوگا۔"

گوگھا: "زہے کرامت۔ زہے ولایت۔ جو آپ فرمائیں وہی یہ احقر بجا لائے۔"

گرو: "کیا کہیں تمہارے باپ نے تو دل پھیکا کر دیا۔ اب دیکھو ہڑا مچا رہے ہیں کہ میرے ساتھ گرو نے دغا کی۔ یہ وعدہ تھا وہ اقرار تھا۔ کال آن ارنی بھولی چاہیے۔ کوئی اقتدار تسلیم نہ کیا جائے گا۔ روپیہ دلواؤ فوج کا سامان دلواؤ۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ تو ہم محسن کا ہے کو غلام ٹھہرے۔ اتنے بڑے ملک کا بادشاہ بنا دیا مگر میاں کے بھاوییں نہیں۔ آج خدا کی عنایت سے اچھے اچھوں کو تمنا ہے کہ اس عاجز کے بوٹ کی خاک میسر ہو جائے تو سرمہ چشم بنائیں۔ ایک عیبی ہی کو دیکھ لو۔ بیچارا ہر بات پر راضی ہے۔ کسی بات میں عذر نہیں۔ خیر کیا کہوں ایک مرتبہ جسکو منہ سے بھائی کہا وہ بھائی ہو چکا۔ اب کیا اُن سے دو بدو لڑوں۔ میں طرح دیتا ہوں ورنہ بنا دیتا۔ مگر جو یہی حال رہا تو میں اُن سے میل مروت نہیں رکھوں گا۔ جزیرۂ عرب کی آزادی کی دشمن ہے۔ آزاد کرائیں۔ اور میاں دیکھو میں باپ بیٹے میں جدائی نہیں چاہتا۔ ابھی سویرا ہے تمہارا جی چاہے تو اُن سے مل جاؤ۔ وہ ہیں تم ہو۔ تمہارے بھائی میاں بھلتے ہیں۔ کوشش کر کے سب دیکھیں۔ جو میں دخل دوں تو کیا ہوگا۔"

گوگھا: "یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ اُنکی عقل تو بڑھاپے کی دیگ چاٹ گئی۔ میں مشہور کا دامن ہرگز نہ چھوڑونگا آپ ہی کی بدولت بندہ اس مرتبہ پر فائز ہوا۔ بندہ احسان ہوں۔ تابع فرمان ہوں آپ ہی کی جوتیوں کی بدولت سلطان بنا۔ آپ ہی سے اکڑ کے چلوں یہ شرافت سے بعید ہے۔"

گرو: "ہے نہ یہی بات؟"

گوگھا: "بے شک قول مرداں جان دارد۔"

گرو: "شاباش۔ دیکھو تو یہ بات ہے۔ صاحبان آن واہل نجابت ایسے ہوتے ہیں۔ حق بات کہتے ہیں باپ مسخرے کی پروا نہیں کرتے۔"

چوتھا سین

جنگل بیابان کف دست میدان۔ گولیوں کی بوچھاڑ۔ گولوں کی بارش دھوں دھاں۔ لینا پکڑنا جانے نہ دینا۔

گھامڑ شاہ: "دوڑو مرشد تا جان بلب آمد۔ ارے مجھے۔ ارے مرے ہائے ہائے ادھر میں مجبور کمبخت ملے۔ ابھی ہونا تھا سو ہوا۔ ہائے ہائے سارا کھیل بگڑ گیا ہے۔ ارے بھئی پڑوس میں کھڑے ہو جواب نہیں دیتے۔ یہ ساری دوستی دکھاوے کی تھی؟ عمل!

عدل!! انصاف!!!

گرو :- (زیر لب) ہونھ۔ بڑھے سے کو قصہ میں کچھ ہے ہم کوئی زمانے بھر کے چوروں کے ٹھاگی ہیں۔ دیچھو کام کیا بک بک لگائی ہے۔ تمہاری درخواست زیر تجویز ہے۔ دیدہ وخواہد شد :

گماڑو شاہ :- ارے ظالم دیکھ تو سہی دہ گوبر کا اولا جسے پیشانی کا ستارہ گولیوں کا نشانہ بن گیا وہی جس پر تو کبھی ریجھا تھا :

گرو :- گھوڑے کے واسطے ستارہ پیشانی ہونا عیب ہے تم ایک خچل عجیب و اصیل سانڈ ہو :

گماڑو شاہ :- ارے گھوڑا جتا ہے ہندوستان کے مسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے تم تو خیر خواہ خلق ہو خبر لو :

گرو :- یہ مذہبی لڑائی ہے۔ بندہ کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتا :

گماڑو شاہ :- میں نے تیری محبت میں ترکوں سے رشتہ توڑا :

گرو :- پھر دوسرے کو تم سے کیا امید ہو۔ کیا منع کیا ہے پھر جوڑ لو :

گماڑو :- ہائے ہائے۔ نوج تمہارے کہنے سے توڑ رکھی تھی۔ اب پیسا پاس نہیں اگلی دو زخ کو نگر بھر :

گرو :- تمہارا مذاق ہے :

گماڑو :- بیٹا گور کھے !!

گرو :- وہ ہمارا منھ بولا بیٹا ہے۔ ہائے بیکار بخشوادی کیوں اپنے ساتھ اس کی بھی مٹی برباد کرنا چاہتے ہو۔ ہوش میں آؤ :

گوکھا :- الملک عقیم :

عیسی :- کل یہاں سے چار سے آگست دولی جنت سے آتا ہے :

گرو :- ہاں ہاں ارشادات ذرا یاد فرمائیے تو صاحب خاں بہادر آپ اپنا کام کیجیے۔ غصہ نہ فرمائیے :

گماڑو :- اس بھروسے نہ رہنا۔ بیرسٹ دوسرے فرزند میاں بیکے کو نہیں جانتے :

گرو :- ابھی تم درو لیش بر جان درویش۔ ایسا لڑکی گواہ رہو۔ سب اپنی اپنی موج کے مقبول ہیں لیا جری الدمہ ہوں۔ کل اگر ساتھ عراقیوں اور نجدیوں کے

پھر جائے تب بھی بری الذمہ ہوں گا۔ وہ پیسا جو کچھ دیا گیا وہ خیرات کی مد سے دیا گیا۔ کیا ایسا نہیں ہوتا کہ خیرات کے روپیہ سے کوئی شراب پیے۔ جوا کھیلے۔ اسی طرح اگر کوئی اس خیرات کی قوت پر اپنے بھائیوں کا خون بہائے تو میری پاپوش کے صدقے سے۔ مجھے برائی :

آوازیں :- ارے مرے آر کیجئے۔ گھر گھر سے مسجدیں گریں عزیزوں کی قبریں برباد ہوئیں اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مشاہد پر بل چلا۔ دوسری آواز بنانا تو شہرا۔

ڈراپ سین

مسیحی نصیحت کی تجدید

بعید از عقل منسٹر صیہ حال مولانا۔ چلتے چلاتے مسیح اور ابعد دلیسی انشاء اللہ حاجی محمد علیہ صاحب دلکنسن مسلمانوں کو ایک نصیحت فرما گئے ہیں کہ "اگر وہ (ہندو) تمہارے اوپر ہاتھ اٹھائیں تو تم خندہ رو رہو اگر وہ چھری دکھائیں تو تم سر آگے کر دو اگر وہ تم پر ظلم کریں تو تم صبر کرو" حضرت کا مضمون نصیحت ہے تو عمدہ اور یہی نصیحت کچھ کم دو ہزار برس پہلے ایک معصوم نبی نے اپنی امت کو فرمائی تھی مگر قسمت تقبل تو ملاحظہ ہو کہ جو لوگ اس نصیحت پر عمل کرنے کے زیادہ مستحق تھے ان کو یہ حال ہے کہ دوسرے کوئی انگلی دکھائے تو کیمپ لگنے کو تیار ہوں کے دوڑتے ہیں جنرل ڈی ہیٹک کے قتل ہوجانے کے انتقام کو حال ابھی تازہ ہے۔ خود حضرت ناصح نے بھی ایسی نفس کشی کا ثبوت کبھی نہیں دیا۔ اگر وہ یہ کہتے تو خطاب مدفوں باشن لیتی کہ میرے نزدیک ہوتی چیز اسعلی رکھو۔ راضی ہو جائے گا جب انشاء اللہ میں کچھ باتیں ان کو سکھلا دوں گا۔

ویرآمد و نادرست آمد

سالہ سے چار دن مشہور کیر مشہور آدمیوں کے دستخط سے ۔ یہ ۔ مشتہر شائع ہوا ہے

انتخاب ہمارے دفتر میں پرچہ کی تحریر کے بعد پہنچے اس میں ہندو اور مسلمانوں کو آپس میں مل جانے کی صلاح دی گئی ہے صلاح کے مبارک و مسعود ہونے میں شبہ نہیں مگر خدا جانے یہ ساڑھے چار دن صاحبان اخر اب تک کس کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بات مدت بڑھ گئی ہے یہ اعلان بازی کچھ زیادہ موثر نہ ہوگی ہر محلے میں اصلاحی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ روزانہ جلسے کیے جائیں۔ تو یہ غلطوں کی بڑھیا کی طرح دے رنگے کی خیر رہی ہو۔ کی خبر سنانے والی بہادر کارروائیاں شاید موقوف ہوں۔ نگرانی از وقت گنیش گنج اور مسافروں کی گزرگاہ کی ضرورت ہے۔

المختصرات

ناغلول پاشا نے پھر سیاسی فرین کر دی سوالات سے اپنا پورا پورا صاف ہیں۔ شہر سونے کی دولت تمنا دل بیٹھے کے تحسین ستحق نہیں ہو مصر اپنے ملکی مالی معاملات میں پورا آزاد رہے گا تمہاری دولت کی ضرورت نہیں۔ اس ملک پر ہمیشہ عذاب کڑی پڑتی ہے تار ٹوٹ جاتا ہے۔ کہیں جب انکی پھر زمانت کی بیکاری اتر جائے اور نئے کام جوڑنے لگے شہر کی عام حالت درست نہیں ہے کہیں وہ گئے بھی لوٹ آتے ہیں تو بھی گماں ہوتا ہے کہ خدا ہی کا بنا گرم ہے مال کی محبت جس دل میں ہے اسے نجات کہاں ۔ بیٹا گھر کا نہ ۔ بھڑ ۔ وہ کوئی ہندو ۔ بازاروں اڈوں میں ہوا پر شہر کا مزاج ہے۔

ہندوستانی ریاستوں کے واقع میں ایک سانڈ کی سنیچر کو عمل دخل ہے۔ سنتے ہیں کہ نئے مہاراجہ صاحب کشمیر نے ، پنے تاجپوشی کی اطلاع گورنمنٹ کو نہیں دی۔ واقعی ہے تو یہ عمل ٹھیک ہے یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے ریاستی ملازمات سے یورپین جیک آئروں کو برطرف کرنے کو منصب نصب کر دیا۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ایں ہم بالائے علم بیٹھے سنتے پر ٹیٹے کا زمانہ قریب ہے۔ ادھر پٹیالے کی دھوم ہی جا رہ گروہ کا حوصلہ بڑھ گیا ہے اور ان کی صورت نظر نہیں آتی۔ پہاڑی علاقہ کا تھوڑا حصہ کنٹرول ہونے والا ہے۔

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النسا باتصویر ۶۴ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو اصل سنسکرت سے ترجمہ کیا گیا ہے … کوک پنڈت صاحب کے خاص الخاص بیان … اصلی کوک شاستر کا ترجمہ ہے جس کو … بہت سی زیادت … مرد کی تمام باتیں … آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا … دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں … عورت و مرد کے متعلق … اور خاص خاص باتوں کی عورت و مرد کی … تصویریں … ۶۴ آسن کا مفصل بیان … اصول مروج بھی ہیں … آج منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر یہ ایک جلد بھی … قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۴ر علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد … مع محصولڈاک
مشتاقین جلد طلب فرمائیں
منیجر اودھ پنچ ۔ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے … ہمارے یہاں سے … روانگی … کردی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچے فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی
(۴) بحساب … فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور … کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا … خاص حالت … پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو … کف کھانسی ہیضہ … پیٹ درد … دست سنگرہنی … اختلاج …

… کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے ورد جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت … ہر جگہ بکتا ہے

دودھ گھی کیسری — … بچوں کی کمزوری کو دور کرنے والی … دوا قیمت …

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور تیز بنانے والی میٹھی دوا قیمت … ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

بال بہار آفس
چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ برئے دہلی پنجاب

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ … اینڈ سنس … لکھنؤ

فیٹا

ایک عجیب و غریب طلاء

جو جسم کی خاص فربہی کے لیے مخصوص ہے

نامرد و مخلوق

اپنی حالت چاق و درست کرنے کے لیے طلب کریں

کمزور و تندرست بھی فائدہ اٹھائیں

کوئی تکلیف و خاص پرہیز نہیں

قیمت … برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ …

… برائے امراء … دس روپیہ آٹھ آنہ

خرچہ معاف حوالہ اخبار ضرور دیں

پتہ:- رسائن گھر شاہجہاں پور

اصلی کوک شاستر

بہار عیش المعروف … ۶۴ آسن والا …

مخزن مذاق

… ظرافت … مذاق … قافلہ سالار … باتوں باتوں میں … قیمت فی جلد …

شعلۂ رنگین

… اتفاق و اتحاد کی برکتوں … قیمت …

۲۰ ناول دو روپیہ میں … منگانے کا پتہ:- منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجب … نظم ہے جیسے … قیمت فی جلد ……… ۶ر

… اور منی آرڈر … ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب … کی بنائی ہوئی کتاب مجربات … کا … بیماری کا علاج … قیمت فی کتاب … محصول … مفت …

منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ شہر (یوپی)